طلاق کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

مفتی صاحب آپ کی بارگاہ میں ایک سوال عرض ھے کہ اگر کوئی غصے کی حالت میں اپنی اھلیہ کومیں نے تمھیں طلاق دیا کے بجائے صرف طلاق طلاق کہہ دےتو کیا طلاق ھو جائے گی یا نہیں مجھے امید ھے آپ کی بارگاہِ ناز سے تسلی بخش جواب ملے گا انداز تکلم کی خامیوں کو معاف فرما کر اصلاح فرمائیں

سائل: مولانا محمدامان اللہ قادری گوھنیا ضلع سدھارتھ نگر یوپی انڈیا.

الجواب:-بعون الملک الوھاب- صورت مستفسرہ میں لفظ طلاق اضافت سے خالی ہے یعنی یہ واضح نہیں کہ کس کو طلاق دینے کی نیت سے طلاق طلاق کہا پس شوہر سے اس کی نیت دریافت کی جائے اگروہ قسم کھا کر انکار کردے کہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت سے طلاق طلاق نہیں کہا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوئی فتاوی رضویہ جلد 13 کتاب الطلاق ص:120 پر ہے "ترک اضافت ہمیشہ مانع حکم طلاق ہے جبکہ شوہر بحلف انکار نیت کرے فتاوی خانیہ میں پھر فتاوی خلاصہ پھر فتاوی عالمگیری میں ہے واللفظ للاولي رجل قال لامراته في الغضب اگر تو زن من سہ طلاق وحذف الياء لاتطلق لانه ما اضاف الطلاق اليها"اھ

یعنی اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے حالت غضب میں کہا:
اگر تو میری بیوی ہے تو تین طلاق اور یوں نہ کہا اگر تو میری بیوی ہے تو تجھے تین طلاق تو طلاق نہ ہوگی کیونکہ اس نے طلاق کی نسبت اپنی بیوی کی جانب نہ کیا
اور اگر اقرار کرے کہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت سے لفظ طلاق کہا تو تین طلاقیں پڑگئیں اب بیوي اس کے لئے حرام ہوگئ بے حلالہ اس کے لئے کبھی حلال نہیں ہوسکتی قران پاک میں ہے : " فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ "الآية (سورة البقرة : 230)
ترجمہ کنزالایمان : "پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے".

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: **محمد صدام حسین قادری فیضي**
خادم: **مدرسہ عربیہ صدر العلوم** پپرولی ضلع گورکھ پور یوپي انڈیا. 19 شوال المکرم 1442ھ مطابق 1 جون 2021ء

Mirani Darul ifta +917408476710
Miranidarulifta@gmail.com